نوید عصمت کاہلوں

# آم کے نئے باغات لگانے کا طریقہ کار

## مناسب آب و ہوا، زمین، اچھے اقسام کے آم کا انتخاب اور پانی کی فراوانی بہتر پیداوار کے حصول میں مدد دیتی ہے

آم کو برصغیر پاک و ہند میں اپنی لذت اور ذائقہ کی بناء پر پھلوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے آم پاکستان میں ترشاوہ پھلوں کے بعد سب سے زیادہ رقبہ پر کاشت ہونے والا پھل ہے۔ پاکستان میں آم کے زیر کاشت کل رقبہ کا 65.10 فیصد پنجاب میں جبکہ 34.44 فیصد صوبہ سندھ میں ہے۔ اس وقت پنجاب میں آم کی اوسط پیداوار 13.43 جب کہ صوبہ سندھ میں 6.44 ٹن فی ہیکٹرز ہے۔ پنجاب میں اوسط پیداوار زیادہ ہونے کی بنیادی بہترین آب و ہوا ہے تاہم عمدہ کوالٹی کی حامل اقسام اور موزوں آب و ہوا کی موجودگی کے باوجود پاکستانی آم دنیا میں وہ مقام نہیں بنا سکا جس کے لئے یہ مشہور ہے۔ اب تک پاکستان آم کی کل پیداوار کے 6 فیصد سے زیادہ برآمد نہیں کر سکے۔ برآمد کم ہونے کی بنیادی وجوہات میں باغبانوں کی اچھی کوالٹی کے پھل پیدا کرنے کے لئے ضروری عوامل کے بارے میں لاعلمی، کیڑوں اور بیماریوں کے تدارک کے لئے نامناسب حکمت عملی، غیر موزوں زہروں کا استعمال، غیر موزوں طریقہ برداشت، بعد از برداشت ناقص سنبھال اور پھل کی برآمد کیلئے مناسب پالیسی کا نہ ہونا شامل ہیں۔ پنجاب میں ملتان، رحیم یار خان، بہاولپور، لودھراں، خانیوال، وہاڑی، مظفرگڑھ اور لیہ کے اضلاع میں آم کے باغات انتہائی کامیابی سے اگائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جھنگ، فیصل آباد، بہاول نگر اور ساہیوال میں بھی آم کے باغات کی کاشت ممکن ہے۔ آم کے باغات ایسی زمینوں میں کامیاب ہیں جن کا کیمیائی تعامل (pH) 6.5 سے 7.5 تک ہو تاہم 8.5 کیمیائی تعامل والی زمینوں میں بھی آم کی کاشت ممکن ہے۔ مالدہ، دوسہری، لنگڑا، ثمر بہشت چونسہ، سندھڑی، نگالا چونسہ، سفید چونسہ اور رٹول-12 آم کی سفارش کردہ اقسام ہیں۔ آم کی فی پودا پیداواری صلاحیت 90 تا 450 کلوگرام ہے۔ آم کے باغات لگانے کیلئے مناسب آب و ہوا، زمین کا انتخاب، اچھی کوالٹی کے پانی کی فراوانی، مناسب منصوبہ بندی اور بہتر اقسام کے آم کا انتخاب انتہائی اہم ہیں۔ آم کے باغات مربع، مستطیل نما طریقے سے لگائے جاتے ہیں۔ مربع نما طریقہ مستطیل نما طریقے کی نسبت زیادہ بہتر ہے۔ اگر باقاعدگی سے آم کے پودوں کی کانٹ چھانٹ کی جائے تو مستطیل طریقہ سے فی ایکڑ پودوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکتا ہے۔ مستطیل طریقہ میں مشرق سے مغرب زیادہ فاصلہ جبکہ شمال و جنوب کی طرف کم فاصلہ رکھا جاتا ہے۔ مالدہ، لنگڑا، سندھڑی، ثمر بہشت چونسہ اور فجری وغیرہ بڑے قد والی جبکہ دوسہری، انور رٹول، رٹول نمبر 12 اور سفید چونسہ وغیرہ چھوٹے قد والی اقسام ہیں۔ جدید تقاضوں کے پیش نظر دنیا بھر میں پھلدار پودوں کی فی ایکڑ زیادہ تعداد اور زیادہ پیداوار کا رجحان بہت مقبول ہوتا جا رہا ہے۔ اس میں پودوں کی جسامت مناسب حد تک رکھی جاتی ہے جس سے ان کی دیکھ بھال آسان، فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ اور اعلیٰ کوالٹی کے پھل کا حصول ممکن ہے۔ اس سے پیداواری اخراجات بھی بہت کم ہو جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے آم کی درمیانی اور چھوٹی اقسام کی کم فاصلے پر کاشت شروع ہوئی۔ لیکن بڑے قد والی اقسام زیادہ فاصلے پر ہی کاشت کی جاتی تھیں تاہم جدید پیداواری ٹیکنالوجی کے استعمال، ہر سال باقاعدگی سے کانٹ چھانٹ اور پیداوار بڑھانے والے گروتھ ریگولیٹرز کے استعمال نے آم کی تمام اقسام کو کم فاصلے پر کاشت کرنا ممکن بنا دیا ہے۔ نرسری سے کھیت میں آم کے پودے منتقل کرنے سے پہلے پلانٹنگ بورڈ کی مدد سے پودوں کے لگانے کی جگہ کی نشان دہی کی جائے۔ نشان شدہ جگہ پر 1×1×1 میٹر سائز کا گڑھا کھودا جائے اور اوپر والی ایک فٹ کی مٹی کو علیحدہ رکھا جائے۔ ان کھودے ہوئے گڑھوں کو 2 سے 3 ہفتے کھلا رکھا جائے تاکہ گڑھوں میں موجود بیماریاں پھیلانے والے جراثیم تلف ہو جائیں۔ پھر ان گڑھوں کو اوپر والی ایک فٹ کی مٹی، بھل اور گلی سڑی گوبر کی کھاد برابر مقدار یعنی (1:1:1) کی شرح سے اچھی طرح ملا کر بھر دیا جائے اور پھر کیکٹ کو پانی لگا دیا جائے۔ آبپاشی کے بعد گڑھے والی مٹی عمومی سطح سے نیچے ہو جائے تو وتر آنے پر مزید آمیزے والی مٹی ڈالی جائے اور گڑھے والی جگہ کی سطح عام زمین سے 4 سے 6 انچ اونچی رکھی جائے۔ آج کل موجودہ سفارش کردہ واضع نقل میں قطاروں کا درمیانی فاصلہ 27 فٹ جبکہ پودوں کا درمیانی فاصلہ 22 فٹ رکھا جاتا ہے جس سے فی ایکڑ قطاروں کی تعداد 8 اور فی قطار پودوں کی تعداد 9 بنتی ہے جبکہ فی ایکڑ پودوں کی تعداد 72 بنتی ہے۔ آم کے پودے سال میں 2 مرتبہ پہلی بار موسم بہار (فروری، مارچ) اور دوسری بار موسم برسات (اگست، ستمبر) میں لگائے جاتے ہیں۔ نرسری سے صحت مند پودے منتخب کئے جائیں اور ایسے پودوں کا انتخاب کیا جائے جن کا قد درمیانہ یعنی اونچائی 1.0 سے 1.3 میٹر ہو اور پودوں کی عمر 3 سال سے زیادہ نہ ہو۔ روٹ سٹاک اور سائن کی موٹائی برابر ہونی چاہئے۔ ایسا پودا منتخب کیا جائے جس کی 3 سے 4 شاخیں ہوں تاہم یک شاخہ پودا بھی استعمال ہوسکتا ہے۔ پیوند کی اونچائی زمین سے 9" سے 12" تک ہونی چاہئے۔ پودوں کے انتخاب کے بعد پلانٹنگ بورڈ کی مدد سے پودا لگانے کی جگہ کی نشان دہی کر کے لکڑی کے کیل لگا دیئے جائیں اور پودوں کی گاچی سے تھوڑا بڑا گڑھا کھود کر پودا لگایا جائے۔ پودے کے گھیرے کے چاروں اطراف سے مٹی سے بھر دیا جائے اور اس بات کا خیال رکھا جائے کہ پودے کی گاچی ٹوٹنے نہ پائے۔ آبپاشی کے بعد وتر آنے پر پودے کی گاچی کے اردگرد بنے والی تمام دراڑوں کو گوڈی کر کے باریک مٹی سے بھر دیا جائے۔ موسم برسات سے پہلے آم کے زیر کاشت زمینوں کی حالت کو لیول کیا جائے تاکہ پانی دوران بارش کسی ایک جگہ اکٹھا نہ ہو بصورت دیگر پودوں کی جڑیں گلنے سے پودوں کے سوکھ جانے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔ بارشوں کے زائد پانی کی نکاسی کے لئے باغ کے نشیب کی طرف کھیت کی لمبائی کے رخ 2 فٹ چوڑی اور 4 فٹ گہری کھال نکالی جائیں۔

THE DAILY JANG LAHORE
روزنامہ جنگ لاہور
بانی۔۔۔ میر خلیل الرحمٰن
رجسٹرڈ 140
فون 83 36367480
جلد 39
جمعۃ المبارک 19 ذی الحج 1439ھ 31 اگست 2018ء 16 بھادوں 2075ب
شمارہ 318